سوال

جب میں نے گیارہ برس قبل اپنے خاوند سے شادی کی تو اس نے مجھ سے چالیس ہزار ریال قرض حاصل کیا اور قرض حاصل کرنے کے اسٹام پر بھی دستخط کیے، اب وہ یہ کہتا ہے کہ عنقریب وہ دوسری شادی کرے گا جس کا معنی یہ ہوا کہ اس کے پاس بہت سا مال ہے تو کیا میں اس سے اپنے مال کا مطالبہ کر سکتی ہوں کہ نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

الحمد للہ

بیوی کو اس میں کوئی مانع نہیں کہ وہ اپنے مال کا خاوند سے مطالبہ کرے کیونکہ یہ اس کا خصوصی حق ہے لیکن یہاں ہم کچھ امور پر چند ایک تنبیہات کرنا چاہتے ہیں :

1- بیوی کو یہ زیب اور لائق نہیں دیتا کہ وہ اپنے خاوند پر صرف اس لیے تنگی کرے کہ وہ دوسری شادی کرنا چاہتا ہے، اور اصل بات تو یہ ہے کہ لوگوں میں ایک دوسرے کے ساتھ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں تعاون ہونا چاہیے، اور پھر خاوند اور بیوی کے درمیان تو یہ تعاون اور زیادہ ہونا چاہیے تو اس لیے حلال چاہنے والے پر تنگی نہیں کرنی چاہیے۔

2- قرض دینے والے کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ تنگ دست مقروض سے اپنے مال کا مطالبہ کرے۔

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہئے اور صدقہ کرو تو تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے البقرۃ (280)۔

3- اور مقروض کے بھی یہ جائز نہیں کہ اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے رقم ہو اور وہ اپنے قرض کی ادائیگی میں سستی کرتا رہے اور دیر کرے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(مالدار شخص کا قرض کی ادائیگی میں لیت ولعل سے کام لینا ظلم ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (2166) صحیح مسلم حدیث نمبر (1564)۔

4- ہم اسے جائز نہیں سمجھتے کہ خاوند اپنی بیوی کے مال سے شادی کرتا پھرے، کیونکہ یہ تو اس کے لیے بہت ہی زیادہ تکلیف دہ ہوگا، اس لیے خاوند پر ضروری اور واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے لیا ہوا قرضہ واپس کرے اور قرض کی ادائیگی کے بعد اگر اس کے پاس اتنا مال بچتا ہے کہ وہ شادی کرے تو کر لے وگرنہ وہ شادی نہ کرے۔

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

9419